لاش کو دریا میں سے باہر نکالے بلکہ ہر چیز کے لئے اسباب پیدا کرتا ہے کبھی فرشتوں سے تو کبھی انسانوں سے۔ مگر کام کراتی ہے خدا ہی کی مشیت۔

میں نے کبھی کہیں نہیں لکھا کہ فرعون کے ساتھ "ایک لاکھ سے زائد فوج" غرق ہوئی کہ لاش کو پہچاننے میں غوطہ خوروں کو دشواری ہو۔ فرعون کے شاید فوجی رتھ سے پانی میں گرتے ہی ہمراہی پانی میں کود پڑتے ہیں۔ مقام اور شاہی لباس سے نشاندہی میں کیا دشواری ہو؟

علمی معاملات میں لکیر کی فقیری کام نہیں دیتی۔ اللہ کا فرمان ہے کہ قُل رّب زِدنی علما۔ موجودہ بحث میں مثلاً مصر کا اٹلاس دیکھیں۔ بنی اسرائیل کا مسکن جو بوقتِ خروج تھا اور دہانۂ نیل (ڈلٹا) میں تھا، وہ کہاں تھا۔ دہانۂ نیل میں دریا کی جو پندرہ بیس شاخیں ہیں ان کو عبور کرنا اور فرعونستان سے نجات پانے کے لئے جانا ہے تو صحرائے تیہ میں کس طرح جانا ممکن ہے؟ دہانۂ نیل سے بحر احمر کتنی مسافت پر ہے؟ فرعون یقیناً خروج کے وقت ڈلٹا میں نہ تھا بلکہ ممفیس کے جنوبی پایۂ تخت میں تھا۔ ورنہ خروج کی جرأت نہ کی جاتی۔ فرعون اور اس کی فوج کے تعاقب سے بچنے کے لئے دہانے سے راست سینا کو جلد سے جلد جانا چاہیے تھا یا کھلے میدان میں آکر فرعونی فوج کا آسان شکار بننا قرین مصلحت تھا؟ وغیرہ وغیرہ

خدا سے دعا ہے کہ ہم سب کو وفقنا لما تحبّ و ترضاہ۔ الحق یعلو ولا یُعلیٰ علیہ

فقیر حقیر محمد حمید اللہ
فرانس ۲۱ رجب ۱۴۰۳ھ

★ محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مجھے یہ خبر پڑھ کر بہت مسرت حاصل ہوئی کہ آپ کے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ایک قاری جناب حافظ محمد سلیمان صاحب نے سعودی عرب میں منعقدہ مقابلہ تجوید و قرأت میں سب سے نمایاں حیثیت حاصل کی اور ۵۵ ہزار ریال کا گراں قدر انعام حاصل کیا۔ میری جانب سے اس کامیابی پر مبارکباد قبول فرمائیے۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ کا ادارہ آئندہ بھی اپنی درخشاں روایت کو قائم رکھے گا۔ اور علوم اسلامی کے تمام شعبوں میں ترقی کے مراحل طے کرتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے ادارے کو آئندہ بھی ایسی کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔　　　مع السلام

خیر اندیش

عرفان احمد امتیازی - ۷ رمئی

سیکرٹری　　وزارت مذہبی امور اسلام آباد